20
بوند بوند سے

4312CH20

مادھو راجستھان کے بجّو گاؤں میں رہتا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اسے مشکل سے ہی گاؤں کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو تو چاروں طرف ریت ہی ریت دکھائی دیتی ہے۔ جب کبھی ریت نہیں اُڑتی، تب کچھ گھر دکھائی دے جاتے ہیں۔

مادھو کے گھر میں سب پریشان ہیں۔ ویسے ہی ہر سال گرمیوں میں پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ اس سال تو بالکل ہی بارش نہیں ہوئی۔ اس لیے اس کی ماں اور بہن کو پانی لانے کے لیے اور بھی دور جانا پڑتا ہے۔ پاس والی باولی سوکھ جو گئی ہے! ہر روز چار گھڑے پانی جمع کرنے میں ہی کئی گھنٹے نکل جاتے ہیں۔ گرم ریت میں چل چل کر ان کے پیر تو جلتے ہی ہیں، چھالے بھی پڑ جاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اوپر کی تصویر میں عورتوں کو دور سے جا کر پانی لاتے ہوئے اور بھرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ صنفی تعصب سے متعلق مسائل پر جماعت میں بات چیت کریں۔

2019-20

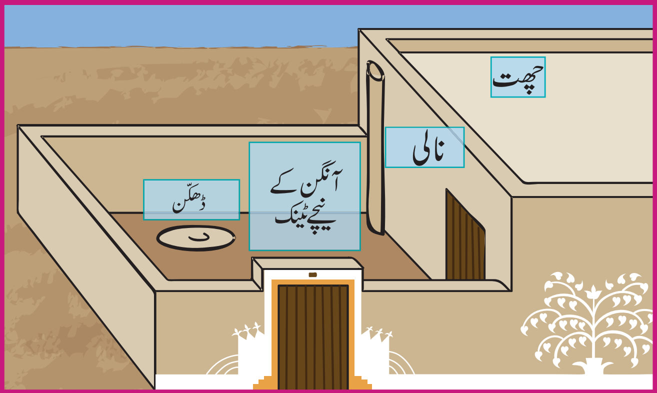

گاؤں میں خوشی کی لہر تب دوڑتی ہے، جب کبھی ریل گاڑی سے پانی آتا ہے۔ مادھو کے والد اونٹ گاڑی میں پانی لانے جاتے ہیں لیکن ایسا موقعہ اکثر نہیں آتا۔ لوگ کئی کئی روز تک پانی کا انتظار کرتے ہی رہ جاتے ہیں۔

کچھ لوگ بارش کا پانی جمع کرتے ہیں۔ یہ ایک خاص طریقے سے کیا جاتا ہے— ٹینک بنا کر۔ کیا تم جانتے ہو ٹینک کیا ہوتا ہے؟ اور اسے کیسے بناتے ہیں؟

آنگن میں گڈھا بنا کر اسے پکا کر کے ٹینک بناتے ہیں۔ ٹینک کو ڈھکن سے بند رکھتے ہیں۔ گھر کی چھت کو کچھ ڈھلواں بنا دیتے ہیں جس سے چھت پر پڑنے والا بارش کا پانی نالی کے ذریعے نیچے ٹینک میں جمع ہو جاتا ہے۔ چھت کی نالی پر جالی لگا دیتے ہیں تاکہ کوڑا کرکٹ ٹینک میں نہ جا سکے۔ یہ پانی صاف کر کے پینے کے کام میں لایا جاتا ہے۔

کبھی کبھی گاؤں کے ایک ٹینک سے مادھو کو بھی پانی لانے کی اجازت مل جاتی ہے۔

سوچو! پانی کی کمی سے لوگوں کو کیا کیا پریشانیاں ہوتی ہوں گی؟

* مادھو کے گاؤں کے لوگ پینے کا پانی کہاں سے لاتے ہیں؟
* مادھو کے گھر میں پانی بھر کر کون لاتا ہے؟
* ٹینک میں جمع کیا گیا پانی زیادہ تر پینے کے کام میں ہی آتا ہے۔ کیوں؟
* اب تم بتاؤ، کیا تمھارے گھر میں بھی بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے؟ اگر ہاں تو کیسے؟
* کیا پانی جمع کرنے کا کوئی اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے؟

اگر پانی جمع کرنے کے مقامی طریقوں پر بچے اپنے اپنے تجربات سُنائیں تو کتابی علم کو زندگی کے تجربات سے وابستہ کر سکیں گے۔

© NCERT not to be republished

مادھو کی طرح سونل کے گھر میں بھی پانی کی قلت رہتی ہے۔ سونل بھاؤنگر شہر میں رہتے ہے۔ نل میں روز صرف آدھے گھنٹے کے لیے پانی آتا ہے۔ محلے بھر کے لوگ ایک ہی نل سے پانی بھرتے ہیں۔ سوچو کتنا برا حال ہوتا ہوگا؟

لیکن سونل پانی بھرنے کے لیے ڈٹی رہتی ہے۔ جب موقعہ ملتا ہے بالٹی بھر ہی لیتی ہے، چاہے بوند بوند کر کے۔

آؤ معلوم کریں کہ کتنی بوندوں سے کٹوری یا جگ بھرتا ہے۔

تصویر میں دکھائے گئے طریقے سے یہ سرگرمی کرو، معلوم کرو اور خالی خانے میں لکھو۔

1. ایک چمچ میں کتنی بوندیں ہیں؟ ☐

2. ایک کٹوری میں کتنی بوندیں؟ ☐

3. ایک مگ میں کتنی کٹوری؟ ☐

4. ایک بالٹی میں کتنے مگ؟ ☐

دیکھا، بوند بوند سے ملا کتنا پانی!

© NCERT not to be republished

اگر نل سے بوند بوند پانی ٹپکتا رہے گا تو کتنا پانی برباد ہوگا؟
ان تصویروں میں ایسا ہی کچھ ہو رہا ہے۔

* پانی کی بچت کے لیے تم کیا کچھ سوچ سکتے ہو؟ اپنی رائے لکھ کر بتاؤ۔

______________ ______________ ______________

______________ ______________ ______________

کیا تم نے اپنے گھر میں، اسکول میں یا راستے میں پانی کو بیکار بہتے ہوئے دیکھا ہے؟ کہاں؟

____

____

اگلے صفحے پر دی گئی تصویر کو دیکھو اور بات چیت کرو — کیا ایک بار پانی سے کام کرنے کے بعد اسی پانی سے کچھ اور کام لیا جا سکتا ہے؟

جن جگہوں پر پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں لوگ پانی کی بچت کرنے اور اس کے دوبارہ استعمال کرنے کے کئی طریقے اختیار کرتے ہیں۔ ایسا وہ لوگ مجبوری میں کرتے ہیں۔ اس بات کو سمجھ کر بچے اپنی زندگی میں پانی کی بچت کے کچھ طریقے اپنائیں تو 'پانی سب کے لیے' کی ضرب المثل بہتر طور پر سمجھ جائیں گے۔

© NCERT not to be republished

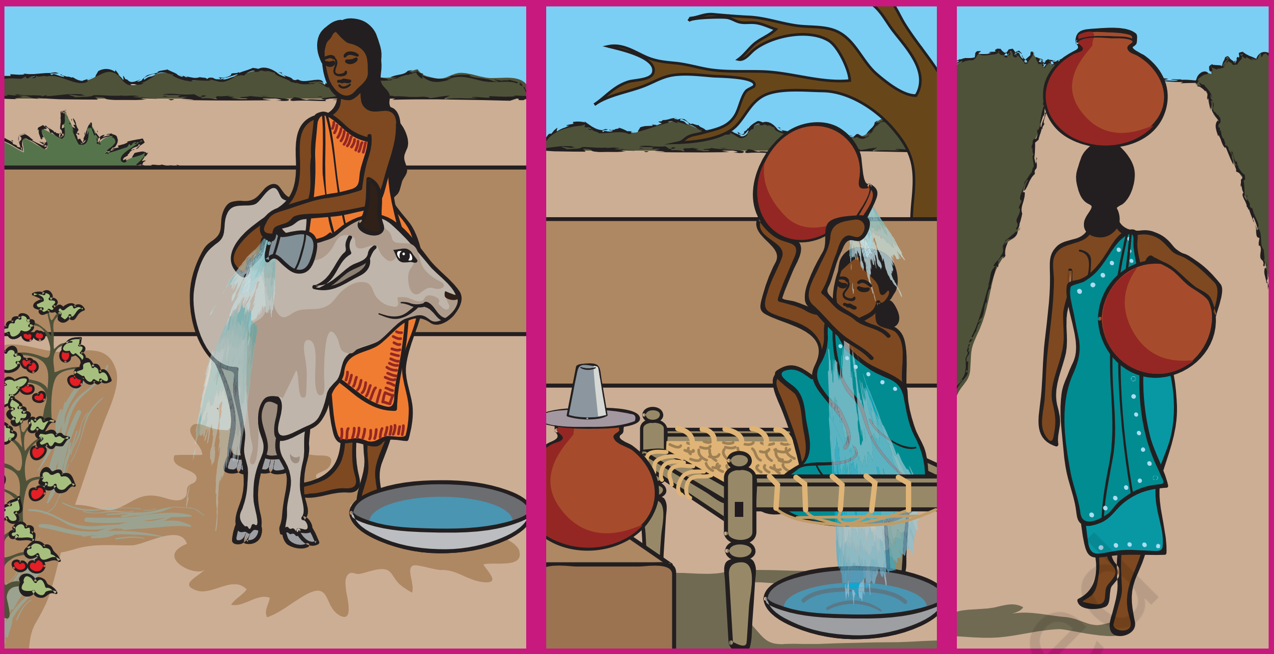

الگ الگ رنگوں سے لکیریں کھینچ کر دکھاؤ کہ کس کام کے بعد کیا کام کروگے، تاکہ وہی پانی بار بار استعمال ہو سکے۔ ایک مثال نیچے دی گئی ہے۔

ہاتھ منھ دھونا	کپڑے دھونا	پھل، سبزی دھونا
پونچھا لگانا	پودوں میں ڈالنا	بیت الخلاء میں ڈالنا

تم نے پانی کے بار بار استعمال کرنے کے کچھ طریقے تجویز کیے۔ یہ طریقے لوگ زیادہ تر مجبوری میں ہی اختیار کرتے ہیں، جب پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ جانتے ہو پانی کی کمی اس لیے بھی ہوتی ہے کیوں کہ کچھ لوگ پانی ضائع کرتے ہیں۔ سوچو کتنا اچھا ہو اگر سبھی کو پانی ملے!

استعمال شدہ پانی کے دوبارہ استعمال پر گفتگو کریں۔ یہ گفتگو پانی کی بچت کی اہمیت کو واضح کرنے میں مددگار ہوگی۔ اس کے بارے میں بچوں کے رائے مشورے سننا اور ان کو روزمرہ زندگی میں اپنانا مفید ہوگا۔

© NCERT not to be republished